Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱	سوموار ۲۹ صفر ۱۴۱۲ھ، ۹ تبوک ۱۳۷۰ہش ، ۹ ستمبر ۱۹۹۱ء	نمبر ۲۰۲

اپنی کوشش سے کوئی نیک نہیں ہو سکتا

"اپنی کوشش سے کوئی انسان نیک نہیں ہو سکتا جب تک دُعا کے ذریعے اُسے توفیق نہ ملے اور دُعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ دل سے ایک خالص آواز اس دُعا کی قبولیت کے لئے اُٹھے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں۔ ایک اللہ تعالےٰ سے اور دوسرا بنی نوع کی ہمدردی سے۔ جب یہ دونوں اُنس اس میں پیدا ہو جاویں۔ اس وقت انسان کہلاتا ہے اور یہی وہ بات ہے جو انسان کا مغز کہلاتی ہے اور اسی مقام پر انسان اولوالالباب کہلاتا ہے۔ جب تک یہ نہیں کچھ بھی نہیں۔ ہزار دعویٰ کر دکھاؤ، مگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک، اس کے نبیؐ اور اس کے فرشتوں کے نزدیک ہیچ ہے۔

پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تمام انسان نمونہ کے محتاج ہیں اور وہ نمونہ انبیاء علیہم السلام کا وجود ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا کہ درختوں پر کلام الٰہی لکھا تا، مگر اس نے جو پیغمبروں کو بھیجا اور ان کی معرفت کلام الٰہی نازل فرمایا۔ اس میں سِرّ یہ تھا کہ تا انسان جلوۂ اُلوہیت کو دیکھے، جو پیغمبروں میں ہو کر ظاہر ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۱۶)

"حضرت عُمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے دیکھو کس قدر فائدہ پہنچا۔ ایک زمانہ میں یہ ایمان نہ لائے تھے اور چار برس کا توقف ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ خوب مصلحت سمجھتا ہے کہ اس میں کیا سِرّ ہے۔ ابوجہل نے کوشش کی کہ کوئی ایسا شخص تلاش کیا جاوے جو رسُول اللہ کو قتل کر دے۔ اس وقت حضرت عمرؓ بڑے بہادر اور دلیر مشہور تھے اور شوکت رکھتے تھے۔ انھوں نے آپس میں مشورہ کر کے رسُول اللہ کے قتل کا بیڑا اٹھایا اور معاہدہ پر حضرت عمرؓ اور ابوجہل کے دستخط ہو گئے اور قرار پایا کہ اگر عمر قتل کر آویں تو اس قدر روپیہ دیا جاوے۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت ہے کہ وہ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو ایک وقت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو شہید کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ دُوسرے وقت وہی عمرؓ اسلام میں ہو کر خود شہید ہوتے ہیں۔ وہ کیا عجیب زمانہ تھا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۲۲)

ربوہ : ۶ ستمبر۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ کے طور پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ اگست ۱۹۹۱ء بمقام بیت الفضل لندن پڑھ کر سنایا۔ اس خطبہ میں حضور نے تقویٰ اور نیتوں کی صفائی کا مضمون بیان کرتے ہوئے شادی بیاہ کے معاملات اور شادی کے بعد پیش آنے والے گھریلو واقعات کا نہایت مؤثر رنگ میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گھروں میں تقویٰ کی کمی اور نیتوں کی خرابی کی وجہ سے بڑے فسادات برپا ہوتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے گھروں میں ساس بہو کے جھگڑوں اور دیگر گھریلو معاملات پر نہایت ہی دردناک اور پُر اثر رنگ میں توجہ دلائی اور احباب جماعت کو گھروں میں جنتیں قائم کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ حضور نے ایسی نیک عورتوں کا بھی ذکر کیا جو ایسی اچھی ساس ثابت ہوئیں کہ ان کی وفات پر جب ان کی بہو نے ان کا ذکر کیا تو اس بہو کے آنسو نہ تھمتے تھے۔ حضور نے فرمایا مجھے خوشی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی بہو اپنی ساس کی تعریف کرتی ہے۔

خطبہ کے اختتام پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے اس خطبہ کے مندرجات کے حوالے سے احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ اپنے گھروں میں تقویٰ کے ساتھ کام لیں اور اپنی نیتوں کو درست کر کے اپنے گھروں کو درست کریں۔

حسین اور اصلاح یافتہ معاشرہ پیدا کرنے کی کوشش کرو

اقتباس از خطاب فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"پروگرام کا تیسرا حصہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت (دینِ حق) کے حسین اخلاق پر قائم ہو۔ اور اصلاح یافتہ معاشرہ اپنے ماحول میں پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ معاشرہ کی برائیوں سے خود کو محفوظ رکھنا اور معاشرہ کو برائیوں سے بچانا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اور آپ کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ جو کوئی بھی معاشرہ کو برائیوں سے بچانے کی کوشش میں ہو اس کو آپ کا پورا تعاون حاصل ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اخلاق کو کامل کرنے کے لئے بھی مبعوث ہوا ہوں۔ اس وقت چند موٹی باتیں میں آپ کو بتا دوں :۔

(۱) کوئی احمدی جھوٹ نہیں بولتا۔
(۲) کسی احمدی کو گالی دینے کی عادت نہیں ہونی چاہیئے۔ خصوصاً دیہاتی جماعتیں اس طرف متوجہ ہوں۔
(۳) ہر احمدی اپنی بات کا پکا ہو۔ جو

باقی صـ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ تبوک ۱۳۷۰ ہش ۹ ستمبر ۱۹۹۱ء

افراط اور تفریط کا فرق

انسان غلطی کا پتلا ہے۔ ہو ہی جاتی ہے۔ لیکن معاشرہ کو پُرسکون رکھنے کے لئے یہ بات نہایت اہم ہے کہ ہر وقت، ہر جگہ اور ہر غلطی پر سرزنش نہ شروع کر دی جائے کیونکہ غلطی چھوٹی بھی ہو سکتی ہے اور بڑی بھی۔ اور چھوٹی غلطی کی اور کیفیت ہے اور بڑی غلطی کی اور۔ چھوٹی غلطی سے نقصان بہرحال کم ہو گا۔ اور کم نقصان کو برداشت کر لیا جائے تو کیا حرج ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ غلطی بڑی ہو اور نقصان بھی بڑا ہو اور اسے برداشت کرنا ممکن نہ ہو۔ لیکن ہر غلطی تو بڑی نہیں ہوتی۔

یہ بات کہنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو برداشت کا مادہ پیدا کرنا چاہئے۔ اور برداشت کا مادہ پیدا کرنے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ دوسروں کی چھوٹی چھوٹی غلطیاں نظر انداز کر دی جائیں اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو نہ صرف برداشت کا مادّہ پیدا نہ ہو گا بلکہ معاشرہ کا سکون بھی برباد ہو گا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے، فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ مَیں اس بات کو مانتا ہوں کہ تدبیر کرنا منع نہیں ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ گناہ افراط یا تفریط سے پیدا ہوتا ہے مثلاً اگر انسان کو صرف ہاتھ لگا دو تو گناہ نہیں ہے لیکن اگر اس کو ایک مُکّا مار دو تو یہ گناہ ہے"۔

یہ ہے مثال چھوٹی اور بڑی غلطی کی۔ کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو ہاتھ لگا کر ذرا پرے کر دیا اور دوسرے نے غصّہ کا اظہار کرتے ہوئے کہنا شروع کر دیا کہ تم نے تو مجھے تھپڑ مار کر پرے ہٹایا ہے۔ یہ ہے سمجھ اور برداشت کا فقدان۔

اللہ تعالیٰ بھی قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اگر مَیں ہر چھوٹی چھوٹی بات پر مؤاخذہ کرنے لگوں تو زمین پر کوئی جاندار زندہ نہ رہ سکے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ غلطیاں تو سب سے ہوتی ہیں لیکن بعض غلطیاں غلطیوں کے زمرہ میں آجاتی ہیں (جیسے مُکّا مارنا) اور بعض غلطیوں کا نام غلطیاں رکھنا ہی غلط ہے (جیسے صرف ہاتھ کا لگا دینا)

پس افراط اور تفریط کا فرق سمجھنے کی ضرورت ہے اور برداشت پیدا کرنا لازمی ہے۔ یہی وہ باتیں ہیں جن سے معاشرہ حسین بنتا ہے۔ اور معاشرہ کو حسین بنانا ہم سب کا فرض ہے اس لئے کہ ہم سب معاشرہ سے متأثر ہوتے ہیں۔

خدا کی دی ہوئی توفیق سے سب کچھ سنورتا ہے
مگر لازم ہے انساں اپنی کوشش سے نہ گھبرائے
نتائج کو بشاشت سے خدا کے ہاتھ میں دے کر
جو اس سے بن پڑے کرتا رہے، کرتا چلا جائے

ـــــ ابوالاقبال

مقصودِ حیات

درِ محبوبِ خُدا پر ہو رسائی میری
ہو کسی طور غمِ دل سے رہائی میری

یہ کرم ہے کہ ملی فخرِ دو عالمؐ کی جھلک
عمر بھر کی ہے یہی ایک کمائی میری

جب بھی مشکل کی گھڑی میں ہے پکارا تجھکو
تیری رحمت سے ہوئی عقدہ کشائی میری

لوگ کانٹے ہی بچھاتے رہے رستوں میں مرے
تُو نے ہر موڑ پہ کی راہنمائی میری

تیرے اندازِ کرم کی کوئی حد ہے نہ حساب
بخش دیجے نظر آئے جو بُرائی میری

کیا ہے مل جائے مجھے منزلِ مقصودِ حیات
راس آجائے مجھے آبلہ پائی میری

آستینوں کے مرے داغ مٹا دے یارب
تُو نے ہر بگڑی ہوئی بات بنائی میری

محمد اسمٰعیل نادؔر قریشی

بقیہ: صدا سے آگے

عہد کرے وہ پورا کرے۔ جو بات کہے اس کے مطابق اس کا عمل ہو اور

(۴) یہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے جو رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جماعت کے اندر یا باہر اس قسم کی رنجشیں نہ پیدا ہونے دیں۔

(۵) کوئی احمدی اپنے احمدی بھائی سے نہ دوسرے بھائیوں سے لڑائی جھگڑا نہیں کرے گا۔

(۶) اگر احمدیوں میں باہمی کوئی اختلاف پیدا ہو جائے تو جہاں تک قانونِ مُلکی اجازت دیتا ہو۔ اس اختلاف کو جماعتی مصالحت کے ذریعہ سے دُور کیا جائے اور آپس کی رنجش ہرگز پیدا نہ ہونے دی جائے۔ اور نہ کوئی تلخی پیدا ہونے دی جائے۔

(۷) کوشش کرو کہ پیار سے رہو۔

(۸) کوشش کرو کہ پیار کے ساتھ دنیا کے دل خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتو۔

اگر تم ایسا کرو گے تو خدا کے پیار کو حاصل کر لو گے۔ اگر تم خدا کے پیار کو حاصل کر لو گے تو ہر دو جہان کی نعمتیں تمہیں مل جائیں گی۔ پھر کسی اور چیز کی تمہیں ضرورت نہیں رہے گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو"۔

(خطاب فرمودہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

نماز روحانی جسم کی اصلاح کا ایک ذریعہ ہے۔ جس طرح ایک بیمار جسم محض یہ کہہ کر موت سے بچ نہیں سکتا کہ وہ بیمار ہے اور بیمار ہونے کی وجہ سے روٹی نہیں کھا سکتا۔ اسی طرح ایک روحانی جسم بھی یہ کہہ کر موت سے نہیں بچ سکتا کہ وہ بیمار ہے اور نماز نہیں پڑھ سکتا۔ باوجود اس کے کہ ایک شخص بیمار ہے اور کھانا نہیں کھا سکتا۔ مثلاً اس کے گلے میں ورم ہو گیا ہے یا جبڑا جڑ گیا ہے۔ یا معدہ اپنے اندر غذا کو رکھ نہیں سکتا۔ یا غذا کو انتڑیوں کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ یا منہ کی طرف سے باہر پھینک دیتا ہے۔ یا کوئی رسولی پیدا ہو گئی ہے یا سرطان ہو گیا ہے اور غذا معدہ میں ٹھہرتی نہیں بلکہ قے ہو جاتی ہے یا غذا معدہ کے اندر جاتی نہیں یا انتڑیوں میں کوئی بیماری لاحق ہے۔ اس لئے انتڑیوں میں غذا ٹھہرتی نہیں۔ یا پچتی نہیں۔ پھر بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ مرے گا نہیں اس لئے کہ روٹی کے بغیر انسانی جسم بچ نہیں سکتا۔ اسی طرح باوجود اس کے کہ ایک شخص کسی عذر کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتا۔ وہ مرے گا۔ بعض لوگ عدم فرصت کی وجہ سے یہ خیال کر لیتے ہیں کہ چونکہ وجہ جائز ہے اس لئے نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ حالانکہ ان کا یہ خیال درست نہیں وجہ جائز ہو یا ناجائز نتیجہ ضرور نکلے گا۔ تم اپنے سر پر اپنی کمائی سے خریدا ہوا تیل لگاؤ یا چوری سے حاصل کیا ہوا تیل لگاؤ۔ سر ضرور چکنا ہو گا۔ یہ نہیں کہ اپنی کمائی سے حاصل کردہ تیل سے سر چکنا ہو جاتا ہے۔ اور چوری کے تیل سے سر سوکھا رہ جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ اپنی کمائی سے حاصل کئے ہوئے کپڑے سے تمہارا جسم ڈھک جائے اور چوری کئے ہوئے کپڑے سے جسم نہ ڈھکے۔ کپڑا چاہے چوری کا ہو یا اپنی کمائی سے خریدا ہوا اس سے جسم ڈھک جائے گا۔ جیسے اپنی کمائی سے خریدے ہوئے کپڑے سے جسم ڈھک جاتا ہے اسی طرح چوری سے حاصل کئے ہوئے کپڑے سے بھی جسم ڈھک جاتا ہے۔ نتیجے دونوں کے ایک سے ہونگے۔ روٹی کا نہ کھانا تو انسان پھر بھی برداشت کر سکتا ہے۔ مثلاً وہ خیال کر سکتا ہے کہ اگر وہ مر جائے گا تو کیا ہو گا۔ اسے اگلے جہان میں تو زندگی مل جائے گی۔ یعنی اسے موت کے بعد اگلے جہان کی زندگی مل جاتی ہے۔ لیکن روحانی موت کا کوئی قائمقام نہیں۔ جسمانی قوت کے متعلق تم کہہ دو گے کہ سارے لوگ مرتے ہیں۔ ہمیں موت آجائے گی تو کیا ہوا۔ اگلے جہان میں ہمیں زندگی مل جائے گی۔ لیکن اگر تمہیں روحانی موت آجائے تو تم کیا کرو گے۔ روحانی موت کا تو کوئی قائمقام نہیں۔

پس نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اسکا پابند بناؤ۔ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے۔ مجھے اپنی زندگی میں اتنے لوگوں سے ملنے اور مختلف حالات کی جانچ پڑتال کا موقعہ ملا ہے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میری طبیعت کو ایسا حساس بنایا ہے کہ سو سال کی عمر پانے والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے برے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں۔ اور میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی موثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے اگر میں ...... (نماز برائی سے بچاتی ہے اور بدی سے) کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اسکی اصلاح کا موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقعہ نہ رہے۔ خواہ وہ کتنی ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو نیکی کے متعلق نماز کے موثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور وہ ضائع نہیں ہوتا۔ اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخر کے وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقعہ ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔

مجھے اپنا واقعہ یاد ہے۔ ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کچھ بیمار تھے اس لئے جمعہ کے لئے بیت میں نہ جا سکے۔ میں اس وقت بالغ نہیں تھا کہ بلوغت والے احکام مجھ پر جاری ہوں۔ تاہم میں جمعہ کیلئے بیت کو جا رہا تھا کہ ایک دوست مجھے ملے اس وقت کی عمر کے لحاظ سے تو ان کی شکل اس وقت تک یاد نہیں رہ سکتی تھی۔ مگر اس واقعہ کا اثر مجھ پر ایسا ہوا کہ اب تک مجھے ان کی صورت یاد ہے۔ محمد بخش ان کا نام تھا۔ میں نے ان سے پوچھا آپ واپس آرہے ہیں۔ کیا نماز ہو گئی ہے انہوں نے کہا آدمی بہت ہیں۔ بیت میں جگہ نہیں تھی۔ اس لئے میں واپس آگیا ہوں۔ میں بھی یہ جواب سن کر واپس آگیا اور گھر میں آکر نماز پڑھ لی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یہ دیکھ کر مجھ سے پوچھا۔ بیت میں نماز پڑھنے کیوں نہیں گئے۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں بچپن سے ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ادب ان کے (عہدے) کی حیثیت سے کیا کرتا تھا۔ میں نے دیکھا آپ کے پوچھنے میں ایک سختی تھی اور آپ کے چہرہ سے غصہ ظاہر ہوتا تھا آپ کے اس رنگ میں پوچھنے کا مجھ پر بہت اثر ہوا۔ جواب میں میں نے کہا کہ میں گیا تو تھا لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس آگیا۔ آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ لیکن جس وقت جمعہ پڑھ کر مولوی عبدالکریم صاحب آپ کی طبیعت کا حال پوچھنے کے لئے آئے تو سب سے پہلی بات جو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ سے دریافت کی وہ یہ تھی کہ کیا آج لوگ بیت میں زیادہ تھے۔ تو اس وقت میرے دل میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی کیونکہ میں خود تو بیت میں گیا نہیں تھا۔ معلوم نہیں بتانے والے کو غلطی لگی یا میری سمجھ میں غلط مفہوم آیا۔ دونوں صورتوں میں الزام مجھ پر آئے گا کہ میں نے جھوٹ بولا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے جواب دیا۔ ہاں حضور آج واقعہ میں بہت لوگ تھے۔ میں اب بھی نہیں جانتا کہ اصلیت کیا تھی۔ خدا نے میری بریت کے لئے یہ سامان کر دیا کہ مولوی صاحب کی زبان سے بھی اس کی تصدیق کرا دی یا فی الواقعہ اس دن غیر معمولی طور پر زیادہ لوگ آئے تھے۔ بہر حال یہ ایک واقعہ ہوا جسکا آج تک میرے قلب پر ایک گہرا اثر ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نماز باجماعت کا کتنا خیال رہتا تھا۔ بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔ مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ یہ کہا جا سکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل علاج نہیں رہے۔

حضور (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ۱۹ مارچ ۱۹۴۸ء کو فرمایا۔

طفولیت کا زمانہ بہت سے امور میں معافی چاہتا ہے۔ گو وہ تربیت کا زمانہ ضرور ہوتا ہے۔ ہم اس زمانے میں بچے کو تربیت سے آزاد نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ جو بچوں کی غلطی پر یہ کہا کرتے ہیں کہ "بچہ ہے جانے دو" وہ اوّل درجہ کے احمق ہوتے ہیں۔ وہ جانتے ہی نہیں کہ بچپن کا زمانہ ہی سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے اگر اس عمر میں وہ نہیں سیکھے گا تو بڑی عمر میں اسکے لئے سیکھنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔ در حقیقت اگر ہم غور کریں تو بچپن کا زمانہ سب سے زیادہ سیکھنے کے لئے موزوں ہوتا ہے۔ اور اسی عمر میں اسکی تربیت دینی اصول پر کرنی چاہیئے۔ پس گو بچہ بعض اعمال کے لحاظ سے معذور سمجھا جاتا ہے۔ سیکھنے کا عمدہ زمانہ اسکی وہی عمر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات و واقعات شخصیات ــــــ نون ۔ سین

بالٹک ریاستیں اور آزادی

آزادی چھینی تو جا سکتی ہے لیکن چھین کر اپنے پاس رکھنا بہت محال ہے۔ اگرچہ ایک وقت تک اس کا امکان تو ضرور رہتا ہے کہ چھینی ہوئی آزادی چھیننے والے کے پاس رہے لیکن ایک وقت ایسا ضرور آجاتا ہے جب چھینی ہوئی آزادی واپس کرنی پڑتی ہے۔ ہندوستان کی مثال سب سے بڑی مثال اس زمانے کی ہے کہ باوجود اس کے کہ ایک خاصے لمبے عرصے کی تگ و دو کے بعد برطانیہ نے ہندوستان پر قبضہ کر لیا تھا اور قبضہ بھی اتنا مضبوط کیا تھا کہ کسی کے وہم و گمان میں یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ایک دن برطانیہ کو ہندوستان چھوڑنا پڑے گا۔ کہا جاتا تھا کہ برطانیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ لیکن آخر سورج غروب ہونا شروع ہوگیا اور ایک ایک کرکے اس کی نوآبادیات اس کے ہاتھ سے نکلنی شروع ہوگئیں بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ جب یہ نوآبادیات ہاتھ سے نکلنی شروع ہوئیں تو اس سرعت کے ساتھ نکلیں کہ اس جیسی سرعت کے ساتھ ان کے ہاتھ میں نہیں آئی تھیں۔

اسی طرح جب بالٹک ریاستوں کو سوویت یونین نے اپنی مملکت میں ضم کرلیا تھا تو کسی کو وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ یہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں ایک دیو ہیکل سوویت یونین کے سامنے تن کر کھڑی ہو جائیں گی اور اپنی آزادی واپس لے لیں گی۔ اب گورباچوف نے سوویت یونین میں پرسٹرائیکا کے ذریعے اور گلاس نوسٹ کے ذریعے جو آزادی کی لہر چلائی ہے اس کا سب سے زیادہ اثر بالٹک ریاستوں پر ہوا ہے یکے بعد دیگرے ان ریاستوں نے اپنی آزادی کا سوچ لیا ہے اور یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ چاہے کچھ ہو وہ سوویت یونین سے آزاد اور الگ ہو کر رہیں گی۔ اگرچہ موجودہ انقلاب میں یہ عنصر بھی شامل ہے کہ گورباچوف ان ریاستوں کو اس طرح آزادی دینا نہیں چاہتے تھے جس طرح وہ مانگتی ہیں۔ لیکن اب انقلاب کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ گورباچوف یہ بات سمجھ گئے ہیں کہ چھینی ہوئی آزادی زیادہ دیر اپنے پاس نہیں رکھی جا سکتی۔ چنانچہ پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر گورباچوف نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ وقت آگیا ہے کہ ان ریاستوں کے ساتھ گفت و شنید کی جائے۔ اگرچہ گفت و شنید کا مقصد تو یہ ہوگا کہ پوری طرح انہیں آزاد نہ کیا جائے لیکن آزادی کبھی ٹکڑوں میں قائم نہیں رہتی۔ آزادی کا ایک حصہ ملے تو دوسرا حصہ بھی مل جاتا ہے۔ اس لئے صرف امید ہی نہیں بلکہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ بالٹک ریاستیں اب سوویت یونین سے پوری طرح آزاد ہو کر رہیں گی۔

امریکہ کا چین سے احتجاج

جمعہ ۳۰ اگست کو امریکہ نے چین کے ان دو قیدیوں کے متعلق کھل کر تنقید کی جنہیں تحریک جمہوریت کے سلسلے میں تیرہ تیرہ سال قید کی سزا سنائی گئی تھی یہ وانگ جن تاؤ (WANG JUN TAO) اور چن زمنگ (CHEN ZIMING) ہیں۔ انہوں نے ۱۹۸۹ء میں تیانمن چوک میں تحریک جمہوریت میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ واشنگٹن میں پہنچنے والی رپورٹوں کے مطابق ان دونوں کو بیجنگ کے قید خانہ نمبر ۲ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جہاں یہ غیر صحت مندانہ فضا میں رکھے جا رہے ہیں اس منتقلی کے سلسلے میں احتجاج کرتے ہوئے ان دونوں قیدیوں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے چینی حکومت پر زور دیا ہے۔ کہ امریکی حکام کو ان چینیوں سے ملنے کی اجازت دی جائے یہ بیان اس وقت دیا گیا ہے جب کہ چینی ذرائع ابلاغ خاص طور پر جن کا تعلق بلا واسطہ حکومت سے ہے نے امریکی حقوق انسانی کے پروگرام پر کھل کر تنقید کی ہے۔ چینی پریس میں اس بات پر امریکہ پر تنقید کی جاتی ہے کہ وہ ہزاروں امریکیوں کو خوراک مہیا نہیں کر سکتے جو کہ ان کا بنیادی حق ہے۔

افغان مسئلہ

تہران میں سیکرٹریوں کی کانفرنس کے اختتام پر پاکستان کے امور خارجہ کے سیکرٹری جنرل اکرم ذکی نے واپس آکر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اب سوویت یونین سے گفتگو کے لئے فضا سازگار ہے۔ انہوں نے کہا کہ تہران ڈیکلریشن کے ذریعے ہم نے سوویت یونین کو پیغام بھیج دیا ہے۔ کہ افغانستان کا مسئلہ گفت و شنید کے ذریعے پرامن طریق پر حل کیا جا سکتا ہے۔ تہران میں منعقدہ کانفرنس میں پاکستان ایران اور افغان لیڈروں نے حصہ لیا۔ اکرم ذکی نے بتایا کہ سوویت یونین میں جو حالات پیش آئے ہیں ان کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ افغانستان کے مسئلہ کا حل پرامن طریق پر تلاش کیا جا سکتا ہے انہوں نے مزید بتایا کہ کانفرنس نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ اقوام متحدہ میں گفت و شنید کے لئے جنرل اسمبلی کے سیشن کے دوران ایک وفد وہاں بھیجا جائے جو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پریز ڈی کوئیار سے اس سلسلے میں بات آگے بڑھانے کی کوشش کرے۔ یہ وفد پریز ڈی کوئیار سے ان کے پانچ نکاتی فارمولے کی وضاحت بھی طلب کرے گا۔ اکرم ذکی نے بتایا کہ ایسا ہی ایک وفد او۔ آئی۔ سی کی چوٹی کانفرنس میں بھی بھیجا جائے گا۔ یہ کانفرنس دسمبر کے مہینے میں ڈھاکہ میں منعقد ہوگی۔ تہران میں منعقد کی جانے والی کانفرنس کا ایک اور دور اسلام آباد میں ہوگا لیکن ابھی اس کی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ ایک وقتی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو آئندہ ہونے والی کانفرنس کی تیاری کرے گی۔ اس کمیٹی میں پاکستان ایران اور افغانی لیڈروں کے نمائندے شامل ہوں گے۔

شرح آبادی

پاکستان کی شرح آبادی تیسری دنیا کے ممالک میں بھی سب سے زیادہ ہے۔ اور اس بات کی تشویش کے پیش نظر آبادی کی بہبود کی وزیر عابدہ حسین نے حال ہی میں امریکہ کا دورہ کیا ہے۔ انہوں نے ورلڈ بنک اور امریکہ کی سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں سے جو شرح آبادی کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں گفت و شنید کی۔ اصل مقصد یہ ہے کہ اس شرح آبادی کو کس طرح کم کیا جائے غیر سرکاری تنظیموں میں سے عابدہ حسین صاحبہ نے سیڈپا CEDPA کے حکام سے بھی گفت و شنید کی یہ ایک ایسی تنظیم ہے جو شرح آبادی کے لئے ساری دنیا کی حکومتوں کو جب مشورے کی ضرورت پیش آتی ہے تو ان کی مدد کرتی ہے۔ اسی طرح آپ نے جان ہاپکن انسٹی ٹیوٹ جس کا ہائیجین اور پبلک ہیلتھ سے تعلق ہے اس کا بھی دورہ کیا۔ یہ ادارہ شرح پیدائش کے متعلق ضروری ہدایات فراہم کرتا ہے۔ اور دنیا کی مختلف حکومتیں اسکی طرف اسلئے رجوع کرتی ہیں کہ یہ نئے نئے پروگرام پیش کرنے میں منفرد سمجھا جاتا ہے۔ اب تک بنگلہ دیش اور انڈونیشیا نے ان کے مشورے سے بہت فائدہ اٹھایا ہے اور ان دونوں ملکوں کی شرح آبادی میں خاصا فرق پڑا ہے۔

ورلڈ بینک کے ایگزیکٹو پریذیڈنٹ معین قریشی نے عابدہ حسین صاحبہ کیلئے ایک لنچ کا انتظام کیا اور جیسا کہ سب جانتے ہیں ایسی تقریبات پر نہایت آسانی کے ساتھ مشکل مسائل کے متعلق گفتگو کی جا سکتی ہے امریکہ میں شرح پیدائش ہی کے سلسلے میں ایک پاپولیشن کرائسس کمیٹی ہے۔ یعنی آبادی کے بحران کی کمیٹی۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ میں سب سے زیادہ معروف اور مشہور ہے عابدہ حسین صاحبہ نے ہر جگہ گفت و شنید میں اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی کہ شرح پیدائش کا کم کرنا بھی انسانی بہبود کا ایک شعبہ ہے۔

گذشتہ اکتوبر جارج بش صدر امریکہ نے وہ امداد جو اس سلسلے میں پاکستان کو دی جاتی تھی اسمیں خاصی کمی کر دی تھی۔ کیونکہ ان کے خیال میں پاکستان کے پاس ایسا سرٹیفکیٹ موجود نہیں ہے کہ وہ نیوکلیر پروگرام پر عمل نہیں کر رہا۔ اس سرٹیفکیٹ کی ضرورت اسلئے پیش آتی ہے کہ امریکہ کے ایک قانون کے ماتحت اسکے بغیر امداد نہیں دی جا سکتی۔ اور اس قانون کو پریسلر امنڈمنٹ کہتے ہیں۔

سندھی کانگریس

(لندن)

عالمی سندھی کانفرنس ۱۴ ستمبر کو لندن میں منعقد کی جا رہی ہے۔ اس کانفرنس کے موقعہ پر سندھی زبان سندھی کلچر اور سندھی سماج کے مسائل پر متعدد دانشور مقالے پڑھیں گے۔ ۱۹۸۹ء میں لندن ہی میں سب سے پہلے سندھی کانگریس کا انعقاد کیا گیا تھا اور اب یہ تیسرا موقعہ ہے۔ اس موقعہ پر سیمینار منعقد کئے جائیں گے۔ تقاریر کا اہتمام کیا گیا ہے اور بحث و تمحیص کے لئے گروپ مقرر کئے گئے ہیں سندھی تاریخ، سندھی زبان، اور سندھی کلچر زیر بحث آئے گا۔ پاک و ہند کے علاوہ دنیا بھر کے سندھی سکالرز اور دانشوروں کو دعوت دی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ایک سو نامور اشخاص اس میں حصہ لیں گے۔ سندھ کی نمائندگی کے لئے حکومت نے اپنے وزیر خزانہ مسٹر لیاقت جتوئی کو نامزد کیا ہے۔ یہ کانگریس ڈاکٹر ایم۔ اے۔ ہالے پوتا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ یوسف علی صاحب عرفانی

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت الاول کے بڑے صاحبزادے مولوی عبدالحئی صاحب کی شادی حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ محترم شاہ صاحب اس وقت حضرت مرزا غلام اللہ صاحب کے مکان کے پاس مقیم تھے۔ یہ گھر سکھوں کے گوردوارہ اور پرتاپ سنگھ کے گھر کے درمیان واقع تھا۔ جو آج بھی (یہ پرانی بات ہے) تبدیل شدہ صورت میں موجود ہے۔ شادی کی تقریب کے روز میں بھی اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کے ساتھ حضرت شاہ صاحب کے گھر پر گیا ہوا تھا۔ ہماری طرح اور بچے بھی اپنی ماؤں اور بہنوں کے ساتھ گئے ہوئے تھے۔ اس وقت قادیان کے گھروں کی طرزِ تعمیر بالکل معمولی اور دیہاتی تھی مردوں کے لئے عام مکانوں میں الگ دیوان خانے نہ ہوتے تھے۔ چنانچہ شادی کے روز عورتوں ہی کا ہجوم ہوتا تھا۔ حضرت شاہ صاحب کے گھر پر حضرت اماں جان (اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے ساتھ خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (خدا تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کی خواتین اور اسی طرح دیگر احمدی مستورات سے ایک چہل پہل اور ہجوم تھا۔ اور ہم اس وقت بوجہ طفولیت کی عمر کے مستورات میں آجا سکتے تھے۔

مولوی عبدالحی صاحب دولہا بن کر آئے اور عورتوں نے اپنے طریق کے مطابق دولہا کو اندر طلب کیا۔ تو شاہ صاحب اس وقت باہر کھڑے تھے۔ ڈولی دروازے پر رکھی ہوئی تھی۔ اور چند بچے اس کے گرد جمع تھے۔ میں بھی وہاں موجود تھا وہاں پر محلے کے کچھ غیر از جماعت اور سکھ بچے بھی تھے کسی بات پر ایک سکھ لڑکے نے ایک احمدی بچے کو گالی دے دی۔ احمدی بچے نے بھی وہی الفاظ دہرا دیئے حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے سن لیا اور پوچھا کہ بچے تم کس کے بیٹے ہو۔ مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر مجھ سے پوچھا کہ یہ کس کا بچہ ہے۔ میں نے بتا دیا تو آپ نے فرمایا کہ بیٹا تم احمدی باپ کے بیٹے ہو۔ گالی دے رہے ہو۔ یہ اچھی بات نہیں۔ توبہ کرو۔ وہ کچھ سہم سا گیا تھا اس نے کہا کہ اس نے پہلے مجھے گالی دی تھی۔ آپ نے فرمایا ہم احمدی ہیں۔ تم ابھی بچے ہو تمہیں معلوم نہیں کہ لوگ ہمیں کس قدر گالیاں دیتے ہیں۔ ہم صبر کرتے ہیں تم بھی صبر کرو۔

یہ بات بظاہر تو بہت معمولی سی تھی۔ مگر ذرا سا غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ حضرت شاہ صاحب نے کس عظیم الشان انسان کے کردار کی ترجمانی فرمائی۔ وہ لطیف اور پیاری بات جو اللہ تعالیٰ کا ایک پاکباز انسان۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرمایا کرتا تھا۔ بظاہر یہ بچوں کی بات تھی۔ مگر آپ نے جو دو تین لفظ کہے تھے یہ ترجمانی تھی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جس نے حقیقت میں گالیاں سن کر بھی دشمنوں کے حق میں دعا مانگی۔ آپ جب اس مکان میں منتقل ہو گئے جو حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے مکان کے قریب پل کے ساتھ تھا جس میں آپ آخر وقت تک رہے۔ جو موجودہ جلسہ گاہ کے متصل ہے۔ اور ہم لوگ اکثر اس بڑ کے نیچے جو عہد بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا شاہد ہے اور آج بھی اپنی شدید ضعیفی کے باوجود اپنے مقام پر کھڑا ہے اس درخت کو ایک مرتبہ کاٹنے کا خیال پیدا ہوا تھا (والدی حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی الاسدی نے مخالفت کی تھی) کھیلا کرتے تھے۔ مولوی صاحب اکثر وہاں سے گذرتے تھے مگر کبھی اس طرف توجہ نہ کی۔ ایک مرتبہ مجھے باری کا بخار آنے لگا۔ کسی نے بتایا کہ حضرت شاہ صاحب بخار کا تعویذ دیتے ہیں۔ ہم لوگ فطرتی طور پر ان چیزوں سے ناواقف تھے۔ تاہم میں حضرت مولوی صاحب کے پاس گیا اور بتایا کہ مجھے باری کا بخار آتا ہے۔ آپ نے دوسرے روز علی الصبح بلایا اور مجھے تین تعویذ تین دن باری باری استعمال کرنے کے لئے دیئے مجھے شفا ہو گئی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد اپنے کسی بھائی یا بہن کی علالت پر گیا تو آپ نے فرمایا علاج کرو اور میں دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ شفا دے گا اور مجھے تعویذ نہ دیا اس بات میں یہ راز مضمر تھا کہ حضرت مولوی صاحب نے محسوس کیا کہ ان چیزوں سے لوگ دعا کی طرف سے توجہ ہٹائیں گے اور ان کی طرف ذہن منتقل ہو جائے گا۔ لہٰذا انہوں نے اس طریق علاج کو ختم کر دیا۔

یوں تو حضرت شاہ صاحب نے ہزاروں نکاح پڑھائے تھے مگر ایک نکاح میری سمجھ میں ان کی بزرگی کو نمایاں کرنے کے لئے قابل ذکر ہے۔ اور یہ وہ نکاح ہے جو حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کا حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ کے ساتھ پڑھا تھا۔ میں اس وقت ہائی سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں مقیم تھا۔ ہم سب لڑکوں کو شہر لایا گیا تھا۔ اور بیت مبارک میں حضرت شاہ صاحب نے اس مبارک نکاح کی ایجاب و قبول کرانے کا شرف پایا

شیخ بشارت احمد

روس امریکہ مفاہمت اور عالم اسلام

اس صدی میں اگرچہ بین الاقوامی سطح پر اثر انداز ہونے والے تاریخی واقعات میں دیوار برلن کا ٹوٹنا، عراق کویت تنازعہ پر اقوام متحدہ میں عراق کے خلاف مختلف قراردادوں کی دھڑا دھڑ منظوری اور ان پر عمل درآمد کے لیئے "ڈیڈ لائن" مقرر کرنا، امریکہ اور اس کے اتحادیوں جن میں بعض مسلم ممالک بھی شامل تھے، کا کویت کی بازیابی کے لیئے عراق پر حملہ اور "نیو ورلڈ آرڈر" شامل ہیں لیکن حالیہ تین روزہ "روسی انقلاب" "جو اب" ناکام بغاوت" میں تبدیل ہو چکا ہے بین الاقوامی سطح پر اپنی نوعیت کا پہلا اور منفرد تاریخی واقعہ ہے جو ناکامی کے باوجود روس سمیت دنیا کے ہر خطے میں علاقائی، سیاسی، سماجی، اقتصادی اور معاشرتی حالات پر اپنے اثرات مرتب کرے گا کیونکہ آج دنیا کے بیشتر ممالک اور مختلف اقوام کی سیاست، معیشت اور تحفظ و سلامتی کا دارومدار کسی نہ کسی سپر پاور کا مرہون منت ہے۔ لہٰذا کسی بھی سپر پاور کے داخلی معاملات اور خارجہ پالیسیاں خصوصاً تیسری دنیا کے ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک کو اپنے منفی یا مثبت اثرات سے ضرور متاثر کرتی ہیں اور روس جیسے ملک میں ایسے انقلاب جو صرف "چار یا آٹھ کے ٹولے" کا کرشمہ نہیں ہوا کرتے ترقی پذیر ممالک کی طرح کسی شخص کی بجائے پورے "نظام" کو تبدیل کرنے کے لیئے بپا ہوتے ہیں جنہیں کسی بھی صورت میں آسانی سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

روس کے صدر گورباچوف، روسی معاشرہ میں "پریسٹرائیکا" اور "گلاس فاسٹ" کے نام پر مختلف متنازعہ اصلاحات کے نفاذ، عوام کو "جمہوری آزادیوں" سے آشنا اور اس کے حوالے سے یورپ سے تعلقات کی داغ بیل ڈالنے کے باوجود ملک کی روز بروز گرتی ہوئی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لیئے یورپی ممالک سے مطلوبہ امداد حاصل کرنے میں ناکام رہے تھے جبکہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے انہیں اپنی داخلی اور خارجہ پالیسیوں کو ان کی مرضی کے مطابق تشکیل دینے کی شرائط پر جو قلیل امداد دینے کا سلسلہ شروع کیا تھا، اس کے نتیجہ میں ہی روس اپنے حلیفوں کو بے یار و مددگار چھوڑنے کے ساتھ ساتھ دنیا میں ایک سپر پاور کی حیثیت سے بھی اپنا کردار ادا کرنے سے قاصر ہو گیا۔

چنانچہ گورباچوف قیادت نے جہاں متعدد مرتبہ اقوام متحدہ میں روس کے عالمی اور روایتی حریف امریکہ کی خواہشات کے سامنے سر جھکا کر اسکی برتری کو تسلیم اور روس کے سپر پاور کے تصور کو مجروح کیا وہاں "خلیجی تنازعہ" پر اس نے اقوام متحدہ میں روس کے دیرینہ حلیف عراق کے خلاف تباہ کن قراردادوں کی منظوری کے وقت اپنی بے بسی یا بے اعتنائی کا واضح ثبوت دے کر امریکہ کو ببانگ دہل "نیو ورلڈ آرڈر" کے تحت اقوام عالم پر اپنی پالیسیاں مسلط کرنے کے اعلان کا بھی حوصلہ بخشا۔

دنیا میں کسی معاشرے، قوموں اور ملکوں کے درمیان امن کے قیام اور ان کی بقاء کے لیئے طاقت کا توازن بے حد ضروری ہوتا ہے ورنہ کسی معاشرے یا ملک میں فرد واحد یا دنیا میں کسی ایک طاقت کی اجارہ داری اور حکمرانی سے بدترین آمریت تشکیل پاتی ہے جس کے سبب دنیا کی اکثریت اپنے حقوق، تشخص، آزادی اور خود مختاری سے محروم ہو جاتی ہے۔ روس کی اس "عالمگیر پسپائی" کے بعد امریکہ کو دنیا میں واحد سپر پاور ہونے کا اعزاز حاصل ہو گیا اور سرمایہ دارانہ نظام کے مقابلے میں دنیا میں نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط سوشلزم کمیونزم کے فلسفے کو ہزیمت و رسوائی (جو دیگر وجوہات کے ساتھ روس میں حالیہ "انقلاب" کا بھی باعث بنی تھی) کا سامنا کرنا پڑا جس کی مبینہ ناکامی کی تشہیر کے لیئے مغربی ذرائع ابلاغ نے اپنا بھر پور کردار ادا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا۔

علاوہ ازیں طاقت کے اس عدم توازن کی بناء پر خصوصاً تیسری دنیا کے عوام جنہوں نے روس سے بہت سی توقعات وابستہ کر رکھی تھیں یا وہ لوگ جو مختلف علاقوں میں اس کے سیاسی، اقتصادی اور فوجی امداد کے سہارے اپنی آزادی اور حقوق کی بازیابی کیلئے جنگ لڑ رہے تھے عدم تحفظ، مایوسی اور جارحیت کا شکار ہوئے۔

اگرچہ امریکہ نے "نیو ورلڈ آرڈر" کو اقوام عالم کے لیئے امن آشتی، خوشحالی جمہوریت اور انصاف کا سرچشمہ قرار دیا ہے لیکن مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے مقابلے میں فلسطین اور عراق کے بارے میں اسکی جانبدارانہ پالیسیاں اور ان پر عملی جامہ پہنانے کے لیئے اقوام متحدہ کا "استعمال" اور تیسری دنیا بالخصوص مسلم ممالک کو پر امن مقاصد کیلئے ایٹمی ٹیکنالوجی کے حصول میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کے علاوہ انہیں دفاعی فوجی طاقت سے بھی محروم کرنے کی کھلم کھلا کوششیں کرنے پر امریکہ دنیا پر اپنا اعتبار قائم نہ کر سکا۔

یہی وجہ ہے کہ جب روس میں "انقلابیوں" نے روس کے سپر پاور کے تصور کو بحال کرنے اور اس کے عالمی کردار کے احیاء کا اعلان کیا تو دنیا بھر میں "نیو ورلڈ آرڈر" سے خوفزدہ اور امریکہ کی دوہری اور جانبدارانہ پالیسیوں سے نالاں عوام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی اور امریکہ کو اپنے "نیو ورلڈ آرڈر" (جس کے تحت اس نے اقوام عالم پر حکمرانی کے منصوبے بنا رکھے ہیں) کا فلک بوس "ٹاور" "انقلابیوں" کے ایک ہی "بیان" پر زمین بوس ہوتا نظر آیا اور ممکن ہے کہ اسوقت اقوام متحدہ کے "انسپکٹروں" کا بھی عراق میں اسکے اسلحہ کی "چھان پھٹک" کا کام جو امریکہ نے محض اسرائیل کے تحفظ اور سلامتی کے لیئے کویت کی آزادی کے باوجود شروع کرا رکھا ہے رک گیا ہوگا۔ لیکن اب جبکہ روس میں آنے والا "طوفان" جس سے سب سے زیادہ خطرہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو لاحق تھا، تھم چکا ہے۔ لبرل ازم اور انسانی حقوق کا "علمبردار" امریکہ، روس میں علیحدگی پسند مسلم اکثریت جمہوریاؤں کے سوا دیگر علیحدگی پسند روسی جمہوریاؤں کے مطالبات کی حمایت اور وہاں "جمہوریت" کے فروغ اور "نیو ورلڈ آرڈر" کے تحت اقوام عالم پر اپنی پالیسیاں (جن میں سرفہرست دنیائے اسلام کو غیر مسلح کرنا ہے) مسلط کرنے کیلئے اپنی سرگرمیاں مزید تیز کر دے گا۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر دنیا میں دو سخت متضاد فلسفہ حیات رکھنے والے "عالمی حریف" اپنے مفادات کے لیئے ایک دوسرے سے تعاون و اشتراک پر آمادہ ہو سکتے ہیں تو کیا ایک ہی آفاقی ضابطہ حیات کے وارث مسلم ممالک جو روسی امریکی ورلڈ آرڈر کا پہلا شکار ہیں، اپنے تحفظ، تشخص اور بقاء کے لیئے متحد کیوں نہیں ہو سکتے؟ آج مسلمانان عالم میں اتحاد و یکجہتی اور "نیو ورلڈ آرڈر" کی بھرپور مزاحمت وقت کا اہم ترین تقاضا ہے لہٰذا مسلم حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ موجودہ ڈرامائی عالمی صورتحال میں مسلم اُمّہ کو درپیش خطرات کا ادراک اور اس کے تدارک کے لیئے قدم اٹھائیں وگرنہ عالم اسلام "ہماری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں" کے مصداق ہمیشہ ہمیشہ کیلئے عظیم المیے سے دوچار ہو جائے گا۔

(ماخوذ روزنامہ جنگ ۲ ستمبر ۱۹۹۱ء لاہور)

یاد رفتگاں —— محمد احمد ضیاء

مکرم طاہر احمد خاں

میرے عزیز اور بہت ہی اچھے دوست انجینئر طاہر احمد خاں آف کویت ابن میجر انور احمد خاں (وفات یافتہ) ۲۳ اگست ۱۹۹۱ء بوقت ۳ بجے صبح بروز جمعہ دل پر شدید حملہ سے لاہور میں وفات پا گئے۔ اسی روز میت ربوہ لائی گئی اور بعد نماز مغرب مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ نزد بیت المبارک پڑھائی۔ جس کے بعد قبرستان نمبر ۱ میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے دعا کرائی۔

موصوف چوہدری غلام احمد ایڈووکیٹ آف پاکپتن کے پوتے اور رانا حمید احمد خاں ڈائریکٹر شیزان لمیٹڈ کراچی کے داماد تھے۔ چالیس برس سے کم عمر میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ایف ایس سی کی تعلیم کے بعد پاک آرمی کی طرف سے کراچی انجینئرنگ یونیورسٹی سے الیکٹریکل و مکینیکل انجینئرنگ کی ڈگری مکمل کرنے کے بعد پاک آرمی میں بطور کیپٹن سروس کا آغاز کیا۔ آپ نے ۱۹۷۶ء میں آرمی سے ریٹائرمنٹ لے لی۔ کچھ عرصہ بعد موصوف نے ۱۹۷۹ء میں کویت حکومت کے ایک ادارہ میں بطور مینٹیننس مینیجر ملازمت اختیار کی۔ محنت اور دیانت داری کی وجہ سے بہت جلد مقبول ہو گئے۔ طاہر خاں نیک سیرت کم گو۔ انسانیت سے محبت کرنے والا۔ پاکیزہ خیالات کا مالک۔ دیانتدار اور نہایت ہی سلجھا ہوا انسان تھا۔ ایک وقت آیا کہ خاکسار کی تحریک پر اپنے آپ کو۔ ڈیوٹی کے بعد سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کر دیا۔ محترم امیر چوہدری عبدالغنی صاحب بہت خوش ہوئے کہ مجھے ایک اچھا انگریزی دان خادم سلسلہ مل گیا۔ مرحوم کو انگلش مضامین لکھنے کا بہت ملکہ تھا۔ ریویو آف ریلیجنز میں بھی آپ کے مضامین چھپتے رہے۔ تقریباً ۱½ سال سے نہایت ہی احسن رنگ میں سلسلہ کی خدمت کر رہے تھے۔ آپ کی وفات کا جس نے سنا بہت غمزدہ ہوا۔ یہ ایک عظیم جماعتی اور خاندانی صدمہ ہے۔ مگر ہم سب خدا تعالیٰ کی رضا پر سر بسجود ہیں۔ طاہر خاں ہم سے جدا ہو کر خاک میں مدفون ہے۔ مگر اپنی صفات حسنہ کی بدولت ہمارے غمزدہ دلوں پر گہرے نقوش چھوڑ گیا ہے۔ اللہ اس سے راضی ہو۔

احباب جماعت سے موصوف کی بلندی درجات اور ان کی والدہ صاحبہ۔ بیوی بچوں بڑے بھائی کرنل منور احمد خاں اور دیگر عزیز و اقارب کے لئے صبر و جمیل کی درخواست ہے۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

کے زیر انتظام منعقد کی جاتی ہے چنانچہ ڈاکٹر ہالے پوتا نے کہا ہے کہ اس کانگریس کا مقصد یہ ہے کہ وہ تمام باتیں جو سندھیوں کی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں ان پر غور کیا جائے اور سندھیوں کی بہبود کیلئے فیصلے کئے جائیں۔ جن پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ دراصل موجودہ حالات جن کا مقابلہ سائنس کی دنیا سے ہو رہا ہے۔ زیر بحث لائے جائیں گے۔ یہ معلوم کرنے کی بھی کوشش کی جائے گی کہ امن و امان کے حالات کی خرابی کا کیا باعث ہے اور سماجی طور پر سندھیوں کو اس وقت کیا مشکلات درپیش ہیں۔ اگر سندھ میں باقی ملک سے الگ ہو جانے کا جذبہ پایا جاتا ہے اور اسے فروغ مل رہا ہے تو یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ اس کی وجوہات کیا ہیں اور اسکے علاوہ بعض دیگر تحریکات جو سندھ میں پنپ رہی ہیں ان کا آغاز کس طرح اور کیوں ہوا۔ مسٹر ہالے پوتا نے متنبہ کیا ہے کہ اگر حالات کو خراب ہی رہنے دیا گیا تو یہ خرابی حالات دوسرے صوبوں تک بھی پہنچ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ۱۹۷۱ء کے واقعات سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور ہر قیمت پر ملک کو متحد رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وہ تمام باتیں جو ملکی امن و امان اور اسکے استحکام کے خلاف ہیں ان سے گریز کرنا چاہیئے۔

تحریک جدید

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا:

"یہ باتیں ایسی ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لحظہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں۔ اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیئے کہ —— خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور تمہارا وظیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے تو وہ کہہ اٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے اور ہم اس کے لئے تیار ہوں۔ عورت سے اگر پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں۔ اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

محمد سلام ابن وارث خان
پشاور شہر

محمد انعام ابن وارث خان
پشاور شہر

روبینہ مظفر بنت مظفر احمد خالد
موضع میرک ضلع اوکاڑہ

مہوش اسلم بنت محمد اسلم
موضع گجر ضلع شیخوپورہ

شہزاد انور ابن انور احمد
چک نمبر ۵ ۱۔۳ ضلع جھنگ

طوبیٰ طاہرہ صدیقہ ابن مبارک
احمد ضیا ۔ ربوہ

نوید احمد شہزاد ابن چوہدری بشارت
احمد چٹھہ ۔ چک ۱۸۱/7-R ضلع بہاولنگر

صداقت احمد شرجیل ابن شفاقت
حیات نیّر ۔ ربوہ

محسنہ سلام بنت عبد السلام
چک نمبر ۳۸ جنوبی سرگودھا

صباحت سلام ابن عبد السلام
چک نمبر ۳۸ جنوبی سرگودھا

اوصاف احمد بسرا ابن مبارک
احمد بسرا ۔ مربی سلسلہ گھانا

میمونہ مریم ابن مبارک احمد بسر
مربی سلسلہ گھانا

مرزا احمد توصیف بیگ ابن مرزا
اسلم بیگ ۔ ربوہ

طاہر تنویر احمد ابن افضال احمد
ربوہ

سرمد احمد طاہر ابن مبارک
احمد ضیاء ۔ ربوہ

خنساء احسان بنت رانا احسان اللہ
خان ۔ وسن کے ضلع سیالکوٹ

فراز احمد ابن مبشر احمد
علی پور ضلع مظفر گڑھ

اعجاز احمد ابن مبشر احمد
علی پور ضلع مظفر گڑھ

محمد آفاق عامر ابن محمد یوسف بھٹی
ربوہ

عطیۃ الغالب لبنیٰ بنت نعیم احمد
ربوہ

انیلا نذیر بنت نذیر احمد
دار الیمن ربوہ

وردہ فضل بنت فضل الرحمٰن بٹ
سیالکوٹ

دانش احمد شہزاد ابن اعجاز الحق
ربوہ

وسیم عباس ابن منیر احمد
احمد آباد ضلع سیالکوٹ

نعیم عباس ابن منیر احمد
احمد آباد ضلع سیالکوٹ

آصف محمود ابن محمد اکرم
موضع گجر ضلع شیخوپورہ

یاسر عمران ابن منیر احمد
موضع گجر ضلع شیخوپورہ

مفتاح الظفر ابن مبشر احمد وسیم
حیدر آباد

لقمان احمد ابن عرفان احمد اعوان
ڈیرہ غازی خان

نعیم احمد ابن چوہدری نجم الدین
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تتہ پانی ضلع کوٹلی میں گوجری مجلس ادب کا قیام

گوجری زبان کے تحفظ اور قومی سطح پر اس کے تعارف اور اشاعت کے لئے تتہ پانی کے پڑھے لکھے نوجوان نے ایک تنظیم "گوجری مجلس ادب" قائم کی ہے۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ یہ تنظیم محض علم و ادب تک محدود ہے اور گوجری زبان کو اس کا حقیقی مقام دلانے اور اسے دوسری علاقائی زبانوں کے شانہ بشانہ چلانے کی غرض سے علم و ادب کے ذخائر کو حتی المقدور اس میں منتقل کرنے کی بھرپور کوشش کرے گی۔

علاوہ ازیں گوجری زبان کے سرمایۂ شعر و ادب کے قومی سطح پر متعارف کی سعی کرے گی جو کہ اب تک بہت حد تک ضبطِ تحریر میں نہیں آیا۔ واضح رہے کہ گوجری زبان مقبوضہ جموں و کشمیر اور آزاد کشمیر میں بولی جانے والی دو بڑی زبانوں میں سے ایک ہے۔

مجلس کے عہدیداران کے اسماء درج ذیل ہیں

۱۔ اسلام احمد شمس ۔ صدر
۲۔ محمد سلیم تابانی ۔ نائب صدر
۳۔ سلطان محمود قمر ۔ جنرل سیکرٹری
۴۔ چوہدری محمد صدیق ۔ خزانچی
۵۔ ڈاکٹر منظور احمد ۔ سیکرٹری نشر و اشاعت

علاوہ ازیں عبدالکریم عابد ۔ عبدالعظیم حاجی محمد شیر، جاوید احمد، محمد اصغر اور داؤد احمد گوجری مجلسِ ادب کے مستقل ممبران میں شامل ہیں۔

مجلس کا پہلا اجلاس ۲۵ اگست کو تتہ پانی میں منعقد ہوا۔ جس میں اسلام احمد شمس صدرِ مجلس نے گوجری مجلسِ ادب کے قیام کی غرض و غایت اور اہمیت و افادیت کے بارے میں اظہار خیال کیا اور امید ظاہر کی کہ (اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) ہم اپنے مقصد میں کامیاب رہیں گے۔

شعبہ نشر و اشاعت
گوجری مجلسِ ادب ۔ تتہ پانی ضلع کوٹلی ۔ آزاد کشمیر

خریداران الفضل متوجہ ہوں

اندرون پاکستان الفضل کے خریداران کے خریداری نمبر تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ طبع شدہ چٹ پر جو خریداری نمبر درج ہے وہ نیا خریداری نمبر ہے۔

(منیجر)

حبوبِ مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ـــ ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ـــ ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

گائے بھینس، گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزشِ پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں نار وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، داہ چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر **مفت** حاصل کریں۔

ڈنری ڈاکٹرز **فری لٹریچر و سیمپلز** براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور ۔ بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز ۔ بوہڑ بازار ملتان: زکریا میڈیکل سٹور ۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
ربوہ کراچی لاہور
فون ۶-۶ ۶-۷

ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کی سرحد پر پاکستان اور بھارتی کمانڈروں کے درمیان قائم ہونے والی جنگ بندی ایک بار پھر ٹوٹ گئی اور پاک فوج کی جوابی فائرنگ سے پوری سرحدی پٹی لرز اٹھی۔ پاک فوج نے یہ فائرنگ آزاد کشمیر کے دیہات اور شہروں پر بھارتی فوج کی مسلسل اور بلا اشتعال فائرنگ کے جواب میں کی تھی۔ بھارتی فائرنگ سے بیکھوٹی سیکٹر میں ایک شخص شہید ہو گیا۔ پاکستانی فوج نے دشمن کا بھاری نقصان کیا۔

○ جھنگ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے جمیعت العلمائے اسلام کے پانچ لیڈر جاں بحق ہو گئے۔ شہر میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ یہ افراد ایک کار میں جا رہے تھے کہ ان پر فائرنگ کر دی گئی جس سے کار میں آگ لگ گئی۔ آگ لگنے سے سوار افراد باہر آئے اور براہِ راست فائرنگ کی زد میں آ گئے۔

○ لاہور میں انجمن سپاہ صحابہ کے جلسے میں بم پھٹنے سے ۴ افراد ہلاک اور ۳۶ زخمی ہو گئے۔ یہ بم چوبرجی کوارٹرز کے گراؤنڈ میں دفاع پاکستان کانفرنس کے دوران سٹیج سے چند گز دور پریس گیلری میں پھٹا۔ دھماکے کے بعد جلسے کے شرکاء مشتعل ہو کر سڑک پر آ گئے۔ کاروں ویگنوں پر پتھراؤ کیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ انہوں نے وزیر اعظم کو دو ماہ کا الٹی میٹم دیا ہے کہ حالات درست کر لئے جائیں ورنہ وہ آئی جے آئی کو چھوڑ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت وعدے پورے نہیں کر سکی اور ایم کیو ایم نے تشدد کا راستہ اختیار کر لیا ہے۔

○ مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اقبال احمد خان نے کہا ہے کہ ملک میں مسلم لیگ کی نہیں بلکہ آئی جے آئی کی حکومت ہے۔

○ وزیر اعظم کا گلگت کا دورہ ملتوی کر دیا گیا۔

○ پنجاب اسمبلی کے ایم پی اے اکرم بٹ پر خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ کے نتیجے میں گن مین سمیت دو افراد ہلاک ہو گئے اکرم بٹ شدید زخمی ہیں۔

○ پاک بھارت مذاکرات کا پانچواں دور ۱۸ ستمبر سے شروع ہو گا۔

○ سندھ حکومت نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی گرفتاری کی سفارش کر دی ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں اور بھارتی فوجوں کے درمیان لڑائی کے نتیجہ میں ۱۳ بھارتی فوجی ہلاک اور ۱۹ زخمی ہو گئے ہیں۔ گھر گھر تلاشی کے دوران بھارتی فوج نے کئی حریت پسندوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی سعودی عرب کا دورہ کریں گے۔ انہیں اس دورے کی دعوت سعودی عرب کے تعلیم کے وزیر نے دی ہے۔ جنہوں نے تہران میں ایران کے صدر سے ملاقات کی۔

○ رشین فیڈریشن کے سربراہ مسٹر بورس یلسن نے کہا ہے کہ صدر گورباچوف کے خلاف بغاوت کا منصوبہ کے جی بی اور اس کے سابق سربراہ نے بنایا تھا۔ سوویت یونین اور یورپی ممالک کے ٹیلی ویژن اداروں کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں جمہوریت پسند ہوں لیکن سوویت یونین کے عوام چونکہ ایک لمبے عرصے تک آمریت کے تحت رہے ہیں اس لئے ان کے مزاج اور رویہ کو فوری طور پر تبدیل کرنا مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے اور گورباچوف کے درمیان اچھے تعلقات ہیں اور یہ تعلقات جاری رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں سوویت ہتھیاروں میں بڑی تعداد میں کمی کا حامی ہوں

○ ماسکو کی لائبریریوں میں ۷۰ سال سے بند پڑی کتب کو عوام کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ لائبریریوں کی الماریوں کی سیلیں توڑ دی گئی ہیں۔ یہ کتب زیادہ تر سوویت یونین کے ہوائی اڈوں سے پکڑی گئی تھیں یا مغربی ملکوں سے لائی گئی تھیں۔

○ یوگوسلاویہ کی خانہ جنگی کو روکنے کے لئے ہالینڈ کے دارالحکومت ہیگ میں یوگوسلاویہ کی چھ ریاستوں اور وفاقی حکومت کے نمائندوں کی امن کانفرنس جاری ہے۔